عرب جمہوریہ مصر — 1 ذوالحجہ 5 ۱۴۴ھ

وزارت اوقاف — 7 جون 4 ۲۰۲ء

ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں کیے جانے والے افضل ترین اعمال

اللہ تعالی کا اپنے بندوں پر ایک بہت بڑا احسان یہ ہے کہ اس نے ان کے لیے نیکیوں کے موسم بنائے ہیں جن میں نیکیوں کی جزا دو گنی ہو جاتی ہے اور اطاعت کا اجر کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔ ان عظمت والے موسموں میں سے ایک موسم ماہِ ذوالحجہ کے ابتدائی دس ایام ہیں۔ یہ وہ بابرکت اور فضیلت والے دن ہیں جن کی قدر و منزلت نہایت ارفع واعلی ہے۔ اس بات کا اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ رب تبارک وتعالی نے بذاتِ خود قران کریم میں ان ایام کی قسم کھائی ہے جو کہ ان دنوں کی رفعت و عظمت کی عکاسی کرتی ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالی ہے:" والْفَجْرِ وَ لَيَالٍ عَشْرٍ وّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ "" اس صبح کی قسم (جس سے ظلمتِ شب چھٹ گئ) اور دس (مبارک) راتوں کی قسم اور جفت کی قسم اور طاق کی قسم۔" [فجر: ۱-۳]

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ ان (راتوں سے مراد) ذی الحجہ کی ابتدائی دس راتیں ہیں۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے: ذی الحجہ کے دس دنوں کے مقابلے میں دوسرے کوئی ایام ایسے نہیں جن میں نیک عمل اللہ کو ان دنوں سے زیادہ محبوب ہوں، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں، سوائے اس مجاہد کے جو اپنی جان اور مال دونوں لے کر اللہ کی راہ میں نکلا پھر کسی چیز کے ساتھ واپس نہیں آیا۔

ذوالحجہ کے پہلے عشرے کے افضل ترین اعمال میں سے ایک یہ ہے کہ ان دنوں میں کثرت سے روزہ رکھا جائیں، اور جو لوگ حج نہ کر رہے ہوں ان کے لیے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی بہت تاکید آئی ہے جیسا کہ نبی پاک

ﷺ سے عرفہ کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک سال کے اگلے پچھلے گناہوں کے لیے کفارہ ہے۔ اور یوں ہی ذی الحجہ کے پہلے عشرے میں بہترین اعمال میں ذکر الٰہی کی کثرت بھی شامل ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:" وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ "" اور (قربانی کے) مقررہ دنوں کے اندر اللہ نے جو مویشی چوپائے ان کو بخشے ہیں ان پر (ذبح کے وقت) اللہ کے نام کا ذکر بھی کریں۔"[حج:۲۸] حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ وہ یہی دس ایام ہیں۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے: عشرہ ذی الحجہ سے بڑھ کر اللہ کے نزدیک اور کوئی دن نہیں ہیں اور ان دنوں کے اعمال سے پیارا اللہ کو کوئی عمل نہیں، اس لیے ان دِنوں میں لا إله إلا الله، الله أكبر اور الحمد لله کثرت سے پڑھا کرو۔ اور انہیں اعمال میں ایک عمل یہ بھی ہے کہ بندہ قربانی کی رسم کے ذریعہ اللہ تبارک و تعالی کا قرب حاصل کرے، اس لیے کہ اس کی ادائیگی سے نہ صرف یہ کہ حضور ﷺ کی سنت کی پیروی ہوتی ہے، بلکہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کی سنت کا احیا بھی ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اس میں فُقرا و مساکین کے حقوق کی رعایت بھی ہے۔ اور یہ دینِ اسلام کی عظیم نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:" لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۭكَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ۭ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ "" ہر گز نہ (تو) اللہ کو ان (قربانیوں) کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون مگر اسے تمہاری طرف سے تقوٰی پہنچتا ہے، اس طرح (اللہ نے) انہیں تمہارے تابع کر دیا ہے تاکہ تم (وقتِ ذبح) اللہ کی تکبیر کہو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی ہے، اور آپ نیکی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیں۔"[حج:۳۷] ارشاد باری تعالی ہے:" فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ "" پس آپ اپنے رب کے لئے نماز پڑھا کریں اور قربانی دیا کریں۔"[کوثر:۲] ۔اور حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی

ﷺ نے دو سینگوں والے چتکبرے مینڈھوں کو اپنے ہاتھوں سے ذبح فرمایا اور آپ نے تسمیہ پڑھی اور تکبیر کہی۔

یہ بات بخوبی معلوم ہے کہ قربانی کی سنت کا ایک تو طریقہ یہ ہے کہ ہم بذاتِ خود ان جگھوں پر قربانی کریں جو جگہ اس کے لیے متعین کی گئی ہیں اور اس کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ہم قربانی کا حصہ لے لیں اور پھر کوئی ہماری طرف سے ہمارا وکیل بن کر قربانی کر دے۔ اس دوسرے طریقے کے بہت فائدے ہیں جن میں سرفہرست یہ ہے کہ اس کے حقیقی مستحقین کو ان کا پورا حصہ مکمل عزت وو قار کے ساتھ پہنچ جاتا ہے خواہ وہ کہیں بھی ہوں!

برادرانِ اسلام!

ان فضیلت کے دنوں میں سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ کثرت سے صدقہ و خیرات کیا جائے اور اپنے رشتہ داروں اور ضرورت مندوں کا خصوصی خیال رکھا جائے۔ تاکہ معاشرے کے افراد میں ہمدردی و یکجہتی کا جذبہ بیدار ہو ،محبت و ہمدردی کے جذبات کو فروغ حاصل ہو اور خوشی ومسرت کی فضا قائم ہو جائے ۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: وہ لوگ اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہیں جو دوسرے لوگوں کے لیے زیادہ فائدہ مند ہوں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ اعمال ہیں: مسلمان کا اپنے بھائی کو خوش کرنا، اس سے کوئی تکلیف دور کر دینا، اس کا قرض چکا دینا اور اسے کھانا کھلا دینا، مجھے کسی بھائی کی ضرورت پوری کرنے کے لیے اس کے ساتھ چلنا اس مسجد نبوی میں ایک مہینہ تک اعتکاف کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے: بے شک صدقہ رب کے غصے کو بجھا دیتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے۔ اور ارشاد نبوی ﷺ ہے: جس کسی کو یہ پسند ہے کہ اس کے رزق میں کشادگی وکشائش ہو اور عمر دراز ملے تو اسے صلہ رحمی کرنی چاہیئے۔

اے اللہ ہمارے اعمالِ صالحہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما، مصر کی حفاظت فرما اور اس کے علم کو ساری دنیا میں بلندی عطا فرما!